میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ لبنان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
Hizb ut Tahrir

منگل، 24 جمادی الاول، 1438ھ 21/02/2017 نمبر: H.T.L 09/38

پریس ریلیز

میری لی پین کی دارالافتاء میں میزبانی کرنا
رسوائی اور بے شرمی کا ایک نیا باب

ہم کل بھی خبردار کر چکے تھے کہ اس دائیں بازو کی شدت پسند کو دارالافتاء میں آنے کی اجازت دینا بالکل درست نہیں جو کہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔ ہم نے کہا تھا کہ، "یہ سراسر سیاسی نا سمجھی ہے کہ اعتدال پسندی کا درس دینے والے لی پین جیسی شدت پسند اور غیر معتدل شخصیت سے ملیں"۔ ہم افسوس اور دکھ کے ساتھ یہ سوچتے ہیں کہ "کیا یہ کوئی فقہی بہادری ہے یا کوئی جدت پسندی؟۔۔۔ کیا وزیر اعظم اور دارالافتاء فرانسیسی صدارتی امیدواروں کے لیے زینہ بن چکے ہیں؟ اور وہ جو خود کو مسلمانوں کا نمائندہ کہتے ہیں کیا اس کام کے لیے رہ گئے کہ مسلمانوں کے دشمن کا حکم بجا لائیں؟!!"۔ شاید یہ آنکھیں نہیں جو اندھی ہوگئی ہیں، بلکہ یہ سینوں میں موجود دل ہیں جو تاریک ہوگئے ہیں۔

رسوائی و تذلیل کا پہلا موقع: جب لی پین نے دارالافتاء میں داخل ہو کر مفتی اعظم شیخ عبداللطیف دریان سے ملنے سے انکار کر دیا جب اس کو سر پر اسکارف پہننے کا کہا گیا۔ دارالافتاء کے میڈیا آفس کا کہنا تھا کہ صدارتی امیدوار کو ان کے ایک معاون کے ذریعے کہلوا دیا گیا تھا کہ دارالافتاء کے قواعد کے مطابق مفتی اعظم سے ملاقات کے وقت سر کو ڈھانپنا ہوگا۔ اس کے انکار پر انتظامیہ حیران تھی۔ جب انتظامیہ نے سر ڈھانپنے پر اصرار کیا تو اس نے انکار کیا اور مفتی اعظم سے ملے بغیر ہی وہاں سے روانہ ہوگئی۔

رسوائی و تذلیل کا دوسرا موقع: جب لی پین نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے یہ کہا کہ وہ وہی کہتی ہے جس پر وہ یقین رکھتی ہے۔۔۔ "جب میں شیخ الاظہر سے ملی تھی میں نے تب اسکارف نہیں پہنا تھا اور نہ میں اب پہنوں گی"۔

اور رسوائی و تذلیل کا تیسرا موقع: جب دارالافتاء نے بیان جاری کیا کہ "دارالافتاء کو ایسی ملاقات میں ہونے والے نامناسب رویے پر افسوس ہے"۔

یہاں ہم یہ کہتے ہیں بلکہ چیخ کر اُن لوگوں سے یہ سوال کرتے ہیں:

کیا تمہارے نزدیک یہ زیادہ بڑا مسئلہ ہے کہ وہ دشمن اسلام ایک اسکارف اوڑھ لے یا یہ کہ ایسی عورت جس کا اوڑھنا بچھونا اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ہو اس کو دارالافتاء میں داخل ہونے کی اجازت دینا؟ نہ صرف یہ بلکہ اس عورت نے اپنے افکار پر پر ڈٹے رہنے اور اور آپ کے افکار کو مسترد کرتے ہوئے آپ سے ملنے سے بھی انکار کر دیا۔ اس سب کے بعد مزید رسوا ہونے کی گنجائش کہاں بچتی ہے؟

کیا آپ اس سے مل کر اس کو اسلام کی دعوت دینا چاہتے تھے جو کہ آپ کی ذمہ داری ہے اور اب یہ سنہری موقع ہاتھ سے نکل جانے پر آپ افسردہ ہیں؟ یا اس سے مل کر "دہشت گردی" کے خلاف اپنا موقف واضح کرنا چاہتے تھے، اور یہ یقین دہانی کرانا چاہتے تھے کہ تم اعتدال اور جدت پسندی کے حامی ہو؟!!! ایسی اصطلاحات جو صریحاً مغربی ہیں اور ان کا اسلام سے کچھ لینا دینا نہیں۔۔۔ افسوس کہ لی پین نے آپ کو اس موقع سے بھی بری الزمہ کر دیا، نہ صرف یہ بلکہ اس نے آپ کی تذلیل کرنے کے لیے آپ کی اسکارف اوڑھنے کی خواہش کو بھی رد کر دیا۔

ٹیلی فون: 009616629524 فیکس: 009616424695
ای میل: ht@tahrir.info
ویب سائٹ: www.tahrir.info
حزب التحریر آفیشل ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.org
حزب التحریر میڈیا آفس ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.info

اس سب کے رد عمل میں آپ کا اس کو جواب۔۔۔ ایک اظہار افسوس۔۔ جبکہ یہاں ایک ایسا جواب ہونا چاہیے تھا جو اس شدّت پسند دشمن اسلام کو، اس کے ملک کو اور اس کے سفارت خانے کو ہلا کر رکھ دیتا، جو آپ کی لبنان کے مسلمانوں کا نمائندگی کو ظاہر کر دیتا، جس کا آپ دعویٰ کرتے ہیں۔ شاید یہ کرنا آپ کے بس کی بات نہ ہو، اس لیے آپ نے صرف افسوس کا اظہار کرنے پر اکتفا کیا۔

ہم لبنان کے مسلمانوں سے یہ پوچھتے ہیں، کیا یہ لوگ آپ کی نمائندگی کرتے ہیں؟ اور کیا ایسی رسوائی آپ قبول کر سکتے ہیں؟ کیا وہ وزیر اعظم آپ کا نمائندہ ہو سکتا ہے جس نے لی پین کا کل استقبال کیا؟ کیا اب وہ وقت نہیں آ گیا کہ ہم وہ موقف اپنالیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو پسند ہو اور ایسی قیادت و نمائندگی سے بیزاری اختیار کر کے اپنے اسلامی تشخص کو محفوظ کر لیں؟

ولایہ لبنان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس